REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۴ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۸/۱۳ ۶ نبوت ۱۳۳۸ھ ش ۔ ۶ نومبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۶۲

تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے فٹ بال کی زونل چیمپئن شپ بھی جیت لی

ربوہ ۴ نومبر ۔ پنجاب یونیورسٹی فٹ بال چیمپئن شپ کے سلسلہ میں کل یہاں نادرن زون کا فائنل میچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور گارڈن کالج راولپنڈی کے درمیان کھیلا گیا جس میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم مخالف ٹیم پر صفر کے مقابلہ میں دو گول کر کے زونل چیمپئن قرار پائی ہے ۔ گول ضیاء الحق اور خالد محمود نے کئے ۔ مجموعی طور پر طارق باجوہ ابوبکر ، اکرام اور مبشر احمد کا کھیل بہت پسند کیا گیا ۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ تعلیم الاسلام کالج گزشتہ تین برس سے یہ اعزاز حاصل کرتا آرہا ہے ۔

صدر آئزن ہاور اگلے مہینے پاکستان آئیں گے

واشنگٹن ۵ نومبر ۔ صدر آئزن ہاور نے کل اپنی پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ میں ۴ دسمبر کو نو ملکوں ۔ اٹلی ۔ ترکیہ ۔ بھارت ۔ پاکستان افغانستان ۔ ایران ۔ یونان ۔ مراکش اور فرانس کے دورہ پر روانہ ہوں گا اور میرا یہ دورہ دو اڑھائی ہفتے جاری رہے گا ۔

صدر نے کہا کہ اس سے قبل امریکہ کا کوئی صدر ایشیا نہیں گیا ۔ آپ نے کہا بھارت اور پاکستان سے واپسی پر میں ۱۹ دسمبر کو پیرس میں مغربی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس میں شریک ہوں گا واپسی پر میں مراکش کے دارالحکومت رباط میں بھی مختصر قیام کروں گا ۔ آپ نے کہا مختلف ممالک میں میرے پہونچنے کی قطعی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا ۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نئے دارالحکومت راولپنڈی میں صدر آئزن ہاور کا استقبال کریں گے ۔

کراچی میں سپریم کورٹ کا اجلاس

لاہور ۵ نومبر ۔ صدر کی منظوری سے پاکستان کے چیف جسٹس نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ کراچی میں سپریم کورٹ کا اجلاس ۹ نومبر سے شروع ہو گا ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل طبیعت پرسوں کی نسبت بہتر رہی ۔ اِس وقت بھی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے الحمد للہ

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۵ نومبر بوقت پونے دس بجے صبح

کل حضور کی طبیعت پرسوں کی نسبت بہتر رہی ۔ رات نیند اچھی آگئی ۔ اس وقت بھی عام طبیعت بہتر ہے ۔ الحمد للہ علی ذالک

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

خاکسار ۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت پونے دس بجے صبح ، ربوہ ۵ نومبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۵ نومبر ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل دن بھر نسبتاً بہتر رہی ۔ مگر رات کو درد کی تکلیف زیادہ ہو گئی ۔

احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے

خاکسار ۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے سالانہ تقریری مقابلے

مورخہ ۶ اور ۷ نومبر کو لاکالج ہال میں منعقد ہونگے

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے سالانہ تقریری مقابلے مورخہ ۶ اور ۷ نومبر ۱۹۵۹ء بروز جمعہ و ہفتہ بوقت شام لا کالج ہال لاہور میں منعقد ہوں گے ۔ پہلا دن اردو اور دوسرا دن انگریزی کے لئے مخصوص ہوگا ۔ باہر سے تشریف لانے والے طلباء ایسوسی ایشن کے مہمان ہوں گے ۔

صدر احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن

۲۳ ولنر ہوسٹل لاہور

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ نومبر ۵۹ء

اسلامی زندگی کا پروگرام

قرآن کریم نے شروع ہی میں ایک مسلمان کی زندگی کا پروگرام بتا دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

الٓمٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

گویا ایک مسلمان کے لئے فلاح کی زندگی کے یہ چار ارکان ہیں

(اوّل) ایمان بالغیب
(دوم) قیام صلوٰت اور انفاق
(سوم) ایمان بالرسالت
(چہارم) ایمان بالآخرت

جس انسان میں چاروں باتیں پائی جاتی ہوں وہ فلاح یافتہ ہوتا ہے۔ ایمان بالغیب کا مطلب یہ ہے کہ ایک فوق الفطرت ہستی پر ایمان لایا جائے۔ جو ظاہری حواس سے پرے ہے۔ اس میں وہ تمام کیفیات شامل ہیں جو مابعد الطبعاتی کیفیات سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی ظاہری حواس سے تو محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن ان کا اثر انسانی زندگی پر پڑتا ہے "غیب" کے معنی خلا نہیں ہیں بلکہ اس کے معنی ہیں کہ کوئی ایسی حقیقت ہے جو موجود ہے۔ لیکن اسکو ظاہری حواس سے محسوس نہیں کر سکتے۔ اس طرح ایک مسلمان کی زندگی کے پروگرام کی پہلی منزل ایمان بالغیب ہے۔ یعنی اس کو یہ ایمان ہو کہ زندگی صرف مادی حالتوں کا نام نہیں بلکہ مادی حالتوں سے پرے ایسے حقائق ہیں جو مادی نہیں لیکن ہماری مادی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جن میں سے مرکزی حقیقت اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے۔

ایک مسلمان کی زندگی کے پروگرام کی جڑ یا مرکز اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان ہے۔ اس کے بعد عملی پروگرام ہے۔ یعنی قیام صلوٰۃ اور انفاق صلوٰۃ کا تعلق غیب سے ہے۔ یعنی انسان کے لئے انفرادی طور پر اپنے آپ کو اس طرح بنانا ہے کہ اس کو غیب یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ دوسرے لفظوں میں جو قوی اللہ تعالیٰ نے ہم کو عطا کئے ہیں۔ ان سب پر صبغت اللہ چھا جائے۔ ہمارا کوئی کام ایسا نہ ہو۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارے قرب کو ظاہر نہ کرتا ہو۔ دوسرا پہلو انفاق ہے۔ جس کا تعلق اجتماعی زندگی سے ہے ہم دنیا میں اکیلے نہیں ہیں۔ بلکہ اور بھی مخلوق ہے۔ انسان حیوانات۔ جمادات مما رزقنٰھم ینفقون اس کی واضح ترین صورت یہ ہے کہ جو کچھ ہم کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اسکو دوسرے بنی نوع انسان کے مفاد کے لئے استعمال کریں۔ اس میں نہ صرف ہمارا مال شامل ہے۔ بلکہ تمام وہ قوتیں آجاتی ہیں۔ جو ہم اجتماعی زندگی کے مفاد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً ہم اپنے علم سے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ اس طرح اپنے علم سے دوسروں کو نفع پہنچانا بھی انفاق میں آتا ہے۔ لیکن اس کی واضح ترین صورت یہی ہے کہ ہم رزق حلال میں سے اپنی ضروریات سے فالتو مال رفاہ عام کے لئے خرچ کرنے کو دے دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ اپنی زندگی کے قیام کے لئے بھی خرچ کرتے ہیں وہ بھی بالواسطہ انفاق ہی میں آتا ہے کیونکہ ہم زندہ رہ کر دوسرے طریقوں سے بھی اجتماعی زندگی کی نفع رسانی کرتے ہیں۔

اس طرح صلوٰۃ اور انفاق ہماری زندگی کے پروگرام کے دو بنیادی پہلو ہیں۔ ایک پہلو غیب یعنی اللہ تعالیٰ سے ہمارا تعلق قائم کرتا ہے۔ اور دوسرا پہلو ہمیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ملاتا ہے۔ الغرض ہماری زندگی ایک تسلسل ہے۔ جس کا ایک سرا مادیات سے اور دوسرا روحانیات سے ملتا ہے۔ مسلمان کی زندگی کا یہ تو اصولی پروگرام ہے اس پروگرام کے مطابق زندگی گزاریں تو زندگی کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ وہ اس منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ جس پر پہنچکر انسانی زندگی اپنا مقصد پالیتی ہے۔ لیکن اس پروگرام کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ رسالت قائم کیا ہے۔ وہ ہم میں سے ایسے بشر پیدا کرتا ہے۔ جن کو وہ اپنے پاس سے تعلیم دیتا ہے۔ تاکہ وہ دوسروں کو نہ صرف اس کی تعلیم پہنچادیں بلکہ اپنے نمونے سے دکھائیں کہ وہ قابل عمل ہے۔ اس طرح جب تک رسالت پر ایقان نہ ہو۔ ایمان بالغیب۔ قیام صلوٰت اور انفاق کی حقیقت واضح ہی نہیں ہو سکتی۔ رسالت کی وساطت سے ہی غیب پر ایمان کامل پیدا ہو سکتا ہے اور حق یہ ہے کہ اگر رسالت نہ ہوتی تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا صحیح پتہ ہی نہ لگتا۔ اور نہ صلوٰت و انفاق کی حقیقت ہی واضح ہوتی ہماری زندگی حیوانات کی زندگی سے بڑھ کر نہ ہوتی۔ بے شک عقل کی رہنمائی سے ہم اس نتیجہ پر تو پہنچ جاتے۔ کہ اس پُر حکمت کارخانہ کو بنانے والی کوئی ہستی ہونی چاہیئے۔ لیکن ایسی کوئی واقعی ہستی ہے بھی یہ ہمیں صرف رسالت سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ . . . . .

. . . . کہ قیام صلوٰت اور انفاق ہماری زندگی کا بہترین پروگرام ہے۔ اور رسالت سے ہی ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے اعمال کی جزاء سزا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ شروع ہی میں اس کے بعد فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

یعنی متقی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ ایمان صالحہ بجا لاتے ہیں (اے رسولؐ) جو اسکے پر ایمان لاتے ہیں۔ جو ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے۔ یعنی قرآن کریم اور جو کچھ ہم نے پہلے رسولوں پر نازل کیا ہے اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ آخرت کا لفظ یہاں بڑا پُرمعنی استعمال ہوا ہے۔ اس لفظ میں وہ تمام باتیں شامل ہیں۔ جو آئندہ واقعہ ہونے والی ہیں۔ مثلاً قیامت اور وہ پیشگوئیاں اور وعدے جو قرآن کریم اور احادیث میں پائی جاتی ہیں۔ اور جو بعد میں پوری ہونے والی ہیں۔ اُن پر یہ یقین کرنا کہ یہ اسی طرح ضرور واقعہ ہوں گی۔ جس طرح قرآن کریم اور احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔

الغرض ایک مومن کی زندگی کے پروگرام کے چار اجزاء ہیں اول ایمان بالغیب دوم اعمال صالحہ سوم ایمان بالرسالت چہارم ایقان بالآخرت جب انسان چاروں اجزاء پر حاوی ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ ہدایت پر ہوتا ہے اور فلاح پانے والوں میں ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

یعنی وہی لوگ جن کا ہم نے اوپر صفات بیان کی ہیں کہ وہ غیب پر ایمان لاتے اعمال صالحہ بجا لاتے اور ہمارے رسولوں پر ایمان لاتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور وہی فلاح حاصل کرنے والے ہیں۔

اشاعت اسلام کیلئے مالی قربانی کے وعدوں کیساتھ ہی نقد رقم ادا کرنے کے قابل رشک نمونے

گذشتہ سے پیوستہ

یکم نومبر ۵۹ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان پر جن مخلصین نے ایک دن کا عرصہ بھی نہ گذرنے دیا۔ اور اپنا وعدہ نقد ادا فرما دیا۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال ثانی — ۲۲۵/- روپے

۲۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء لاہور — ۵۱۰/- 〃
آپنے اعلان سنتے ہی وکیل المال سے دریافت فرمایا کہ کیا آپکا دفتر کھلا ہوگا۔ اور پھر خاموشی سے رقم ادا فرما دی۔ احباب جماعت لاہور اپنے امیر صاحب کے نمونہ کا تتبع کریں۔ تو وہ گذشتہ سالوں کا ریکارڈ مات کر سکتے ہیں

۳۔ مکرم ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب پنشنر ربوہ — ۲۲۵/- 〃

۴۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری دار النصر ربوہ — ۶۰/- 〃

۵۔ مکرم چوہدری یوسف علی صاحب برج انسپکٹر چک ۳۰ — ۱۷۱/- 〃

۶۔ مکرم پیر معین الدین دار الصدر ربوہ — ۲۳۰/۸/- 〃

۷۔ چوہدری محمد اسحاق صاحب معاون وکیل المال ربوہ — ۳۱/-/- 〃

۸۔ ملک فضل احمد صاحب جہلم شہر — ۱۶/۸/- 〃

۹۔ قریشی محمد اکمل صاحب دکاندار ربوہ — ۷/۸/- 〃

۱۰۔ مکرم محمد موسےٰ صاحب بشیر آباد اسٹیٹ — ۱۲۴/-/- 〃

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عالمی امن کی پائیدار بنیاد صرف اسلام ہی قائم کر سکتا ہے

از پروفیسر ملک مسعود احمد صاحب ایم۔ اے۔ ڈیرہ غازیخان

اسلام کے اس نظریہ کو مان کر کہ حاکم علی الاطلاق صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہے اقتدار پسندی اور ملکی ہوا و ہوس کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک مشرق و مغرب کے درمیان شاہنشاہیت اور ڈکٹیٹر شپ اور جوع الارض کا جذبہ ختم نہیں ہو جاتا اس وقت تک پائیدار امن کا قیام مشکل ہی نہیں ناممکن ہے

اسلام کی عالمگیر اخوت اور مساوات کا اصول وہ زریں اصول ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد دنیا کی بڑی طاقتوں کے لئے امن کے قیام کے سلسلہ میں یہ چراغ راہ کا کام دے سکتا ہے۔ اسلام ہر قسم کے فرقہ وارانہ اور گروہی امتیازات کو ختم کر دیتا ہے۔ اس کے نزدیک تمام انسانیت ایک بڑا کنبہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

یا ایہا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوباً و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم

یعنی اللہ تعالےٰ نے انسانوں کو مرد اور عورت سے پیدا کیا۔ اور انہیں گروہوں اور قبیلوں میں ایک دوسرے سے شناخت کرنے کے لئے تقسیم کر دیا۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک معزز و مکرم وہی ہے۔ جو ان میں زیادہ تقوےٰ شعار ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے ایک اصول بیان فرمادیا ہے۔ اور اس اصول کی روشنی میں قوموں کی باہمی منافشت اور اختلافات تقوےٰ کو معیار تکریم مانتے ہوئے خود بخود ختم ہو سکتے ہیں۔ اور نسلی تفاخر اور برتری کے خیالات جو عالمگیر سطح پر جنگیں برپا کرنے کا محرک بنتے رہتے ہیں۔ از خود دماغ سے نکل جاتے ہیں۔ اس فرمان خداوندی کی رو سے اسلام ایک وسیع اخوت مساوات اور برادری کی بنیاد رکھتا ہے۔ جس میں تمام قبائل اور قومیں بلا لحاظ رنگ و نسل ایک جیسے حقوق کے حقدار قرار پاتے ہیں۔ اور جس کی رو سے کسی کو بھی حق نہیں پہونچتا۔ کہ ان کے حقوق کو پامال کرے۔ اس اخوت میں تمام بنی نوع انسان مضبوط رشتہ محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں۔ جس کی مثال اور کسی مذہب . . . . . . اور کسی اخلاقی نظام میں نہیں ملتی۔ یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ اخوت محض نظری حیثیت سے ہی دنیا کے سامنے آئی۔ بلکہ تاریخ کے اوراق کو الٹیے تو ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت عہد اور آپ کے بعد خلفائے راشدین کا زمانہ نظر آتا ہے جس میں اس نظریہ نے عملی شکل اختیار کر لی تھی

اس وقت جو بدامنی اور بے چینی دنیا میں نظر آتی ہے۔ اور جو بین الاقوامی کش مکش موجود ہے۔ اس کے لئے بھی قرآن مجید نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ:۔

(۱) اگر دو یا دو سے زیادہ ریاستوں کے درمیان کوئی جھگڑا پیدا ہو جائے تو دوسرے ملک یا باقی ریاستیں بیچ بچاؤ کرائیں اور ملکر سمجھوتہ کرائیں۔

(۲) اگر دو ریاستوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکے۔ یعنی وہ آپس میں سمجھوتہ نہ کر سکیں تو دوسری ریاستیں امر مابہ النزاع کے بارے میں منصفانہ فیصلہ دے دیں۔

(۳) اگر ان میں سے کوئی فریق دوسری ریاستوں کے ثالثی فیصلے کو ماننے سے انکار کرے۔ یا مان لینے کے بعد اس پر عمل درآمد کرنے سے پہلو تہی کرے۔ تو دوسری ریاستوں کو چاہیئے۔ کہ ایسا کرنے والی ریاست کو یہ فیصلہ قبول کرنے پر آمادہ کریں۔ اگر وہ ترغیب کے ذریعہ آمادہ نہ ہو۔ تو ان ریاستوں کو چاہیئے۔ کہ طاقت کے ذریعہ حکومت متعلقہ کو ثالثی فیصلہ کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیں۔ کیونکہ اس سے بین الاقوامی امن کا مفاد وابستہ ہے۔

(۴) جب پہلو تہی کرنے والا ملک جھک جائے۔ اور ثالثی فیصلہ مان لے۔ تو دوسرے ملکوں کو امر مابہ النزاع کے بارے میں فیصلہ کے نفاذ سے قدم آگے نہیں بڑھانا چاہیئے۔ اور اس کے لئے کسی فائدے کے حصول کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے مزید جھگڑوں کی بنیاد پڑ جائے گی۔

یہ تمام باتیں قرآن مجید نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے بیان کر دی تھیں اور انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے ۴۳ برس قبل اپنی معرکۃ الآراء تصنیف احمدیت میں تفصیل کے ساتھ پیش کر دیا تھا۔ اقوام متحدہ کی تنظیم نے ان میں سے بعض کو تو اپنا لیا ہے۔ لیکن اگر دوسرے بعض اصولوں کو اس نے نہ اپنایا تو اس کا ناکام ہو جانے کا خدشہ ہے۔ لیگ آف نیشنز کی ناکامی کا یہی سبب تھا کہ اس نے قرآن مجید کے اس اصول کو عملی جامہ نہ پہنایا کہ ایک مفاہمت کو رد کرنے والے کو طاقت کے بل بوتے پر ثالثی فیصلہ کو قبول کرنے پر مجبور کرنا چاہیئے۔

اگر یو۔ این۔ او نے اپنا موجودہ طرز عمل اختیار کئے رکھا تو اس امر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ یہ بھی اپنے مقاصد میں ناکام ہو جائیگی۔ اور حصول امن کے لئے اس کی مساعی رائیگاں چلی جائیں گی۔

بہرحال یہ حقیقت اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے۔ کہ برٹرینڈ رسل جیسے بنی نوع انسان کے ہمدرد فلاسفروں کی دردمندی اور ہمدردی کے باوجود دنیا میں بین الاقوامی سطح پر جو بے چینی اور بدامنی کے آثار نظر آتے ہیں۔ ان کی اصلاح صرف اسلام کے عالمگیر نظام اخوت و مساوات، اسلام کے زبردست عقیدہ توحید اور اللہ تعالےٰ کو کل جہانوں کی ربوبیت کرنے والا مان لینے سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور جو کشیدگی اور تلخی پائی جاتی ہے۔ اس کا ازالہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کی بڑی قومیں جو امن و سلامتی کے لئے ترس رہی ہیں۔ قرآن مجید کے بیان کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہوں۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کا غلبہ کیسے ہوگا؟

"میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں۔ وہ ان (مفسدانہ) خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں۔ اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں۔ اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا۔ اور اس سے تعجب مت کریں۔ کہ ایسا کیونکر ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب کے جسمانی ضرورتوں کے لئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے۔ اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے ایسا ہی اب روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لے گا . . . . . . تم صبر سے دیکھتے رہو۔ کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرت مند ہے اور دعا میں لگے رہو۔ ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ۔"

(مسیح موعودؑ)

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۹ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مجلس خدام الاحمدیہ کے اٹھارویں (۱۸) سالانہ اجتماع کے ضروری کوائف

تلقینِ عمل کے پروگرام کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور علماءِ سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

(۴)

اپنے سالانہ اجتماع کے موقع پر خدام ایک خاص تربیتی پروگرام کے ماتحت جس ذوق و شوق کے ساتھ اپنے دن اور رات ذکر الٰہی اور دینی علوم کی تحصیل میں گزارتے ہیں اور اس کے نتیجے میں انہیں جو روحانی کیف اور قلبی طمانیت میسر آتی ہے اس کی کیفیت کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ البتہ اس کی جانفزا کیفیات کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو خود اجتماع میں شمولیت کی سعادت حاصل کریں اور اس کی برکات سے کما حقہٗ بہرہ اندوز ہوں۔ اجتماع کی برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت تلقینِ عمل کا وہ انتہائی اہم پروگرام ہے جس کے تحت خدام کو اہم دینی فرائض سے متعلق بزرگانِ کرام اور علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سننے کا انمول موقع میسر آتا ہے اور اس طرح انہیں اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

خدام کی یہ انتہائی خوش نصیبی تھی کہ انہیں امسال تلقینِ عمل کے پروگرام کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی بلند پایہ تقاریر اور ان میں بیان کردہ زرّیں نصائح سے مستفید ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس طرح انہیں افادہ کے رنگ میں ایک دفعہ پھر اپنے مقام کو سمجھنے اور اس کے شایانِ شان اعمال بجا لانے اور ان کی پر حکمت تفاصیل سے پوری پوری آگاہی حاصل کرنے کا موقع ملا۔ ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم۔

تلقینِ عمل کے تحت ایمان افروز تقاریر

امسال تلقینِ عمل کا پروگرام محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت میں مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو رات کے پونے آٹھ بجے شروع ہوا۔ آغازِ کار مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعد ازاں حبیب الرحمٰن صاحب درد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم سے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کو سن کر خدام پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔

حقیقی مقصد اور اس کا حصول

ازاں بعد سب سے پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے خدام کو اپنا مقام سمجھنے اور اس کے مناسبِ حال اعمالِ صالحہ بجا لانے کی پر زور تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا اطفال۔ خدام اور انصار کی جو علیحدہ علیحدہ جماعتیں قائم ہیں وہ اصل مقصد نہیں ہیں بلکہ یہ تنظیمیں اصل مقصد کے حصول کے لئے تربیت گاہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر ہمارا اصل مقصد کیا ہے سو اس ضمن میں ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارا اصل مقصد وہی ہے جس کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ تکمیلِ اشاعت کے ذریعہ اسلام کو دنیا بھر میں غالب کر دکھانا یہ مقصد ہم سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ہم محض نام کے احمدی نہ ہوں بلکہ ہمارا عمل اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق ہو اور اس طرح ہم ان تمام مقتضیات کو پورا کرنے والے ہوں جن کا احمدیت اعمالِ صالحہ کے سلسلہ میں ہم سے تقاضا کرتی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم خواہ اطفال ہوں یا خدام یا انصار اس امر کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں اور اس سے کبھی غافل نہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسیح محمدی علیہ السلام کی آخری جماعت میں شمولیت کی سعادت بخشی ہے۔ . . . . .

اور ہمیں اس لئے یہ سعادت بخشی ہے کہ ہم مسیح محمدی کے مشن اور آپ کی بعثت کے مقصد کو کما حقہٗ پورا کر دکھانے کے لئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اور اس طرح تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھائیں۔ اگر ہم اپنے مقام کو پہچان لیں اور اس کے مطابق اعمال بجا لائیں تو پھر بڑی سے بڑی مشکل بھی ہمیں اپنی منزل کی طرف بڑھنے سے روک نہیں سکتی۔ ایک انسان جو اپنی قدر کو پہچان لیتا ہے وہ کبھی ناکام نہیں ہوا کرتا جس قدر جلد ہم اپنے مقام کو پہچان کر اپنے عمل کو اس کے مطابق بنائیں گے اتنے جلدی ہی دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کے خدائی وعدے پورے ہوں گے اور ہم اپنی ہزار بے بضاعتی کے باوجود خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سرخرو ٹھہریں گے۔

احمدیت کی اصل حقیقت
اور اس کے مناسبِ حال اعمال

بعد کا مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن و مبلغ بلادِ غربیہ نے خدام سے خطاب فرمایا اور احمدیت کی اصل حقیقت کو سمجھنے اور اس کے مناسبِ حال اعمال بجا لانے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا محض کوئی اچھا نام رکھ لینے سے انسان اچھا نہیں بن سکتا۔ محض نام رکھ لینا بے فائدہ ہے تا وقتیکہ انسان مسلسل جدوجہد اور عملِ پیہم کے ذریعہ اپنے اندر وہ صفات پیدا نہ کرے جو اس نام کا اہل بناتی ہیں۔ پس ہمارا خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کہلانا ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کہ ہمارا عمل احمدیت کے مطابق نہ ہو۔ اس کے لئے ہمارے واسطے احمدیت کی حقیقت کو سمجھنا ضروری ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ احمدیت بجز حقیقی اسلام کے اور کچھ نہیں ہے۔ حقیقی اسلام سے وہی اسلام مراد ہے جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں لائے اور جسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اپنی قربانیوں سے دنیا میں پھیلایا تھا۔

بعد ازاں مکرم شمس صاحب نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ ثابت فرمایا کہ اسلام اور احمدیت کا سچا پیرو ہوتے ہوئے خدام الاحمدیہ کا فرضِ اوّلین یا مقصدِ وحید یہ ہے کہ وہ اس پیغام کو جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن قرار دیا ہے پھیلاتے چلے جائیں۔ کسی ایک ملک کسی ایک قوم یا کسی ایک علاقے تک نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک ہر قوم اور ہر علاقے تک وہ اس کو پہنچائیں اور اس شدومد سے اور استقلال کے ساتھ اسے پہنچائیں کہ ساری دنیا میں ہر طرف اسلام ہی اسلام نظر آنے لگے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا اپنے اس اہم ترین فرض سے سبکدوش ہونے کے لئے عملاً بعض لوازمات کی ضرورت ہے اور وہ لوازمات خدام الاحمدیہ میں سے ایک ایک خادم کی اپنی ذات اور اس کے اعمال و کردار سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں سب سے پہلا لازمہ یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کا گہری نظر سے مطالعہ کریں اور پھر اسے بار بار پڑھیں اور اس کثرت سے پڑھیں کہ آپ کا پورا خلق قرآن کے مطابق ہو جائے۔ بالفرض اگر آپ نے قرآن نہیں پڑھا اور اس کے علوم پر دسترس حاصل نہیں کی تو آپ اسے دنیا میں پھیلائیں گے کس طرح اور آپ کی یہ کوشش کامیابی سے ہمکنار کیسے ہو گی۔ پس قرآن کو حرزِ جان بنائے بغیر آپ صحیح معنوں میں خدامِ احمدیت نہیں بن سکتے۔

اسی ضمن میں آپ نے مزید فرمایا کہ خدام الاحمدیہ ہونے کی حیثیت میں آپ کا دوسرا اہم فرض خدمتِ خلق ہے۔ کیونکہ دنیا کو راہِ راست پر لانے والا ہی سب سے بڑا خادمِ خلق ہوتا ہے اور اس کا جذبۂ خدمت ہر قسم کی تفریق سے بالا ہوتا ہے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کو راہِ راست پر لانے اور اسے اسلام کا والہ و شیدا بنانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے خدمتِ خلق پر بڑا زور دیا حتیٰ کہ شرائطِ بیعت کی نویں شرط خدمتِ خلق کا فریضہ ادا کرنے کے عہد پر ہی مشتمل ہے آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنی رفاہی اور امدادی سرگرمیوں کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں۔ اور آپ کی خدمتِ خلق احمدیت کے قائم کردہ معیار کے مطابق ہر لحاظ سے نمایاں اور امتیازی شان کی حامل ہو۔

مکرم شمس صاحب نے دورانِ تقریر ان اعمال پر روشنی ڈالتے ہوئے جن سے خدام اپنا احمدی ہونا ظاہر کر سکتے ہیں۔ بالخصوص نماز باجماعت کی بالالتزام ادائیگی پر خاص زور دیا اور دیگر عبادات کی اہمیت بھی واضح کی نیز اپنے درمیان اور قرب و جوار میں اسلامی ماحول پیدا کرنے اور اپنی زندگیوں کو اسلامی ماحول کے سانچوں میں ڈھالنے کی پر زور تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ یہ باتیں بظاہر چھوٹی نظر آتی ہیں۔ لیکن اسلامی ماحول پیدا کرنے اور خدائی افضال کو جذب کرنے کے اعتبار سے یہ نہایت درجہ اہمیت کی حامل ہیں۔ ان باتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے ہر کام شروع کرنے سے قبل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے ایک دوسرے کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کی دعا دینے۔ چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے اور اسی قسم کی اور بہت سی باتوں کی اہمیت بیان کی اور آخر میں احادیثِ نبوی کی روشنی میں نفس پر کنٹرول رکھنے کی افادیت کو ذہن نشین کرایا۔ اس طرح آپ نے تلقینِ عمل کے ضمن میں خدام کو بہت بیش قیمتی نصائح فرمائیں۔

کردار سازی کے زرّیں اصول

آخر میں صاحبِ صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اسلامی نقطۂ نگاہ سے جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت میں ذاتی طور پر شخصیت بنانے اور کردار سازی کے ہمہ گیر اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کرنے کی اہمیت

پر ایک معرکتہ الآراء تقریر کی اور خدام کو نہایت بیش قیمت اور زرین ہدایات سے نوازا۔ آپ نے جماعتی فرائض کی کما حقہ ادائیگی اور اس کی اہمیت کے ساتھ ساتھ اس امر کو بڑی عمدگی کے ساتھ واضح فرمایا کہ جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت میں ہر فرد جماعت پر خالصتہً ذاتی اور انفرادی نوعیت کی کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں آپ نے ایک بنیادی اصول کے طور پر اس امر کی نہایت لطیف پیرائے میں وضاحت کی کہ کسی جماعت کا من الحیث الجماعت مقام وہی ہوتا ہے جو اس میں شامل افراد کا اپنی اپنی جگہ انفرادی مقام ہو۔ آپ نے فرمایا اگر کسی زنجیر کی کڑیاں ٹوٹی ہوئی ہوں یا زنگ آلود ہونے کے باعث کمزور ہو چکی ہوں۔ تو وہ محض نام کی زنجیر ہوگی۔ آپ نے یہ مثال دینے کے بعد خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اسی طرح اگر کسی جماعت کے افراد اپنی اپنی جگہ انفرادی طور پر بگڑ چکے ہوں۔ اور ان اعلےٰ اوصاف سے متصف نہ ہوں۔ جو ایک ترقی پذیر قوم کے افراد میں ہونے چاہئیں۔ تو وہ جماعت اصل معنوں میں جماعت کہلانے کی مستحق نہیں ہے اس لئے ہماری جماعت کے ایک ایک فرد کو اس بات پر خاص احتیاط اور پوری سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کہ بحیثیت ایک فرد کے اس کے لئے کن اوصاف کا حامل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنی انفرادی ذمہ داریوں اور جماعتی فرائض کو کما حقہ ادا کر سکے اور اسی طرح دنیا کا رہبر بن سکے۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ میں سے ایک ایک صحابی رضؓ اپنی ذات میں ایک رہبر تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ رضؓ کی مثال آسمان کے ستاروں کی طرح ہے ان میں سے جس سے بھی تم چاہو۔ رات کی تاریکی میں رستہ معلوم کر سکتے ہو۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر صحابی رضؓ آپ کی قوت قدسیہ اور فیض صحبت کی وجہ سے ایسے ہمہ گیر اوصاف سے متصف ہو گیا تھا کہ دوسرے لوگ اس کی پیروی کر کے صحیح راہ پر گامزن ہو سکتے تھے۔

آپ نے اپنی اس بصیرت افروز تقریر کے دوران اُن ہمہ گیر اوصاف کی وضاحت کرتے ہوئے جن سے جماعت کے ایک ایک فرد کا متصف ہونا ضروری ہے۔ بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک نظم میں ان اوصاف پر نہایت حکیمانہ طریق پر روشنی ڈالی ہے۔ حضور نے اپنی اس نظم میں قوم پر واضح کیا ہے کہ تم میں یہ یہ وصف مفقود ہو چکا ہے۔ حضور نے جس جس وصف کے فقدان کی نشاندہی کی ہے۔ اگر ان سب اوصاف کو مجموعی طور پر ذہن میں لایا جائے۔ تو بیک وقت وہ تمام اوصاف نگاہ کے سامنے آ جاتے ہیں جن کا جماعت کے ایک ایک فرد میں اپنی انفرادی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے موجود ہونا ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا اس نظم سے کم و بیش اکیس اوصاف کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اختصار کے ساتھ ان اکیس اوصاف پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اور ساتھ کے ساتھ اُن کی پُر حکمت تفصیلات کی طرف اشارہ کر کے اسلامی نقطۂ نگاہ سے شخصیت اور کردار بنانے کے نہایت قیمتی اصولوں کی وضاحت کی۔ اس ضمن میں آپ نے صحت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے روحانی اور جسمانی طور پر قوی ہونے، آوارہ خیالات سے بچنے، اپنے کاموں کو پروگرام کے مطابق انجام دینے اپنے اندر رعب اور شوکت پیدا کرنے اپنے اپنے فن میں کمال حاصل کرنے، نیز ہمت اور عزم مقبلانہ، علم و صلاح، عفت باطنی اور شفقت علی خلق اللہ، محبت الٰہی، فطانت،، جلادت، اطاعت، سچ، دلی طہارت، احساس وحدت اور اسی قسم کے اور بہت سے اوصاف پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح انسان ان اوصاف کی مدد سے دنیا میں اعلیٰ کردار کا مالک بن کر ایک ایسی کامیاب زندگی بسر کر سکتا ہے کہ جو دوسروں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکے اور ہر طرف لوگ اس کی تعریف میں رطب اللسان نظر آنے لگیں۔

آپ کی یہ پُر مغز اور بصیرت افروز تقریر خدام نے کامل توجہ اور گہرے انہماک سے سنی اور ان کے لئے ازدیادِ علم اور استفادے کا موجب ہوئی۔ آپ کی تقریر کے بعد تلقین عمل کا یہ انتہائی اہم اور مفید پروگرام ساڑھے نو بجے رات کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

درخواست دُعا

میری والدہ صاحبہ کئی روز سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور ۱۰ کل سے دست اور قے آتے ہیں۔ جس کے سبب بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت اور دیگر سب بہنوں سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صالحہ فاطمہ دار الیمن ربوہ

سادہ زندگی اور بچت

دنیا میں خوش قسمت انسان وہ ہے جس کی زندگی سادہ ہو اور اپنی حیثیت اور مقام کا خیال رکھتے ہوئے خرچ کرے اگر ایک انسان کی آمدنی دو روپیہ روز ہو اور وہ دونوں روپیہ ایک ہی دن میں خرچ کر دے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوُا کہ اس نے کل کے لئے کچھ بھی پس انداز نہیں کیا اور اپنے برے وقت کا ذرا بھی خیال نہ رکھا۔ ناعاقبت اندیش لوگوں کا مستقبل عموماً تاریک رہتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ایک جوان آدمی ایک بوڑھے مرد کی نسبت زیادہ محنت مشقت کر کے زیادہ روپیہ کما سکتا ہے۔ یا ایک تندرست آدمی ایک بیمار یا کمزور انسان کے مقابلے میں زیادہ کام کر کے زیادہ روپیہ کما سکتا ہے اسی طرح اگر ایسے موزوں وقت پر ایک آدمی اپنی زندگی کو ایک خاص اصول کے ساتھ بسر کرے۔ اور آج کے غم کے ساتھ ساتھ اسے کل اپنے بال بچوں کے مستقبل کا بھی فکر رہے۔ اور اپنی آج کی کمائی میں سے کل کے لئے بھی کچھ بچائے۔ تو اس کی آئندہ زندگی آرام و سکون سے گذرے گی۔ نہ تو وہ کسی کا محتاج رہے گا۔ اور نہ اس کی اولاد دوسروں کی دست نگر ہوگی۔

قدرت کا ہر نظام ایک خاص قانون اور دستور کے مطابق چل رہا ہے۔ اسی قانون کے تحت انسان زندگی بسر کرتا ہے۔ اس پر عمل کئے بغیر ایک انسان سچی خوشی اور اصلی زندگی کا مالک کبھی نہیں بن سکتا۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی زندگی کو گھر کے اندر اور باہر دونوں حالتوں میں ایک خاص قانون اور اصول کے مطابق چلائیں۔ اپنی ذات کے ساتھ ساتھ اپنی بیوی اور بچوں کا بھی خیال رکھیں، کفایت شعاری بچت اور سادہ زندگی کے اصولوں پر عمل کریں اور فضول خرچی اور خود نمائی اور جھوٹی بڑائی سے احتراز کریں۔ اپنی روزمرہ زندگی میں سوائے اشد ضرورت کے اور کسی غیر ضروری چیز کو نہ خریدیں کیونکہ غیر ضروری چیزیں خریدنے سے ایک تو دولت ضائع ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف جب ہمیں اصلی ضرورت کے لئے روپیہ درکار ہوتا ہے تو اپنے کئے ہوئے کام پر پچھتانا پڑتا ہے بعد دوسروں سے قرض لینا پڑتا ہے۔ اور اس طرح انسان کی خودداری کو ٹھیس لگتی ہے یہ ضرور ہے کہ جب ہم دکانوں پر رنگ برنگی چیزیں دیکھتے ہیں تو اکثر دل چاہتا ہے کہ یہ تمام چیزیں اسی وقت ہم خرید لیں اور یہ اسلئے ہوتا ہے کہ شاید یہ چیزیں کل پھر نہ ملیں لیکن اگر ہم سوچ سمجھ کر کام لیں تو کوئی بات نہیں کہ ہمیں ان چیزوں کی خریداری کی ضرورت محسوس ہو۔ ہم صرف وہ چیزیں خریدیں۔ جن کی ہمیں اشد ضرورت ہو یا جس کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی خواہشات کی تکمیل کبھی ہوتی ہی نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہمیں اپنی ملکی ترقی اور قومی زندگی کی بلندی کے لئے کافی جدوجہد اور محنت و مشقت کرنی ہے ہمیں چاہیئے کہ ایسے حالات میں ہم اپنی ذاتی ضروریات کو نظر انداز کر کے ان ترقی یافتہ ممالک کی تقلید کریں۔ جنہوں نے اپنی ثقافتی معاشرتی اور معاشی زندگی کی خاطر ذاتی آرام و آسائش اور انفرادی شان و شوکت کو چھوڑ کر سادگی اور کفایت شعاری اختیار کی۔ اور اسی کی بدولت اپنے قومی وقار اور ملکی مفاد کو مضبوط کیا۔

حصولِ آزادی سے پہلے ہم غیر ملکی چیزوں کے عادی اس لئے تھے کہ خود ہمارے ملک میں کوئی کارخانہ نہ تھا۔ لیکن اب جبکہ ہمارے ملک کے اندر کئی کارخانے موجود ہیں۔ اور ان میں ہماری روزمرہ کی ضروریات کا تمام سامان دن رات تیار ہوتا ہے۔ اور ہمیں ہر چیز آسانی سے ارزاں نرخوں پر ملتی ہے۔ تو ایسی حالت میں ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی ملکی صنعت کی سرپرستی کریں، اپنا ملکی مال خرید کر استعمال کریں اور غیر ملکی اشیاء کو اس لئے نہ خریدیں۔ کہ اس سے ایک تو ہماری دولت باہر غیر ملکوں کو چلی جاتی ہے۔ اور دوسرے ہماری ملکی مصنوعات فروغ نہیں پاتیں۔ اگر ہم اپنی ملکی چیزیں خود نہ خریدیں۔ خود استعمال نہ کریں۔ اور خود اس کو فروغ نہ دیں۔ تو باہر کے لوگوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ اسے خرید کر ہمارے ساتھ اس ملکی استحکام میں تعاون اور امداد کریں۔

ملکی اشیاء کی سرپرستی خرید اور استعمال سے اگر ایک طرف ہمارے صنعتی اداروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے تو دوسری طرف ارزاں ہونے کے سبب ہمارا کافی روپیہ بھی بچ جاتا ہے۔ اور ایسی حالت میں ہمارا یہی سرمایہ ملک کے اندر رہ کر قومی ترقی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

خوش قسمتی سے ہماری نئی حکومت نے ملکی ترقی اور قومی فلاح و بہبود میں نمایاں کام کیا ہے۔ اور قوم و ملک کے لئے ہر شعبہ زندگی میں ایک نئی روح پھونکی ہے۔ ہماری خواتین نے حال ہی میں سادہ زندگی بسر کرنے کی ایک تحریک شروع کی ہے۔ اس اصلاحی تحریک کا منشاء ملکی مال کی سرپرستی، سادہ زندگی بسر کرنا کفایت شعاری اور متوسط اور چھوٹے طبقوں کی خواتین کی برابری اور اسلامی طرز پر (باقی صفحہ پر)

جماعت احمدیہ گھسیٹ پور چک 69 R.D ضلع لائلپور کا

سالانہ تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ، اتوار ہمارا تربیتی جلسہ سالانہ زیر صدارت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں مربیان سلسلہ مولوی عبدالغفور صاحب۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے تقاریر فرمائیں۔

دوسرے دن مکرم جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح وارشاد و مکرم احمد خان صاحب نسیم اور مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلوی بھی جلسہ میں تشریف فرما ہوئے بڑی دلجمعی اور شوق سے ہر سہ افراد کی تقاریر سنی گئیں۔ ارد گرد کی جماعتوں کے علاوہ ربوہ اور لائلپور سے بھی دوست آئے ہوئے تھے۔ کھانے کا اچھا انتظام تھا۔ جلسہ بخیر و خوبی دو بجے شام بعد دعا ختم ہوا۔ جلسہ بہمہ وجوہ نہایت کامیاب رہا۔

(فتح محمد سیکرٹری اصلاح وارشاد گھسیٹ پور چک 69 R.D)

ضرورت مند اصحاب کے لئے

(۱) وائی (Y) کیڈٹ سکیم داخلہ چہارم } شرائط:- (۱) فوجیوں کے ایسے متعلقین جن کا گذارہ ان پر ہو (۲) میٹرک (۳) عمر ۳۱/۱۲/۵۹ء کو ۱۷ تا ۲۰ر - انٹر سروسز سلیکشن بورڈ کوہاٹ کے انتخاب میں آنے والے امیدواران اس سکیم میں لئے جائیں گے۔ دوران ٹریننگ وظیفہ ۴۵/- ۔ یونٹ سے الحاق پر ۱۰۰/- ماہوار۔ پی اے امتحان خاص پاس کرنے پر پی ایم اے میں داخلے کے لئے درخواست دے سکتے۔ درخواستیں معرفت رکروٹنگ افسر ۱۵ دسمبر تک بنام جی ۔ ایچ ۔ کیو

A-G BRANCH—P-A—3

مجوزہ فارم و مفصل ہدایات رکروٹنگ افسران یا رجمنٹل سنٹروں سے حاصل ہونگے

(پاکستان ٹائمز ۲۶/۱۰/۵۹)

(۲) ریلوے گارڈ } پروبیشنر گارڈز کی ٹریننگ والٹن ٹریننگ سکول لاہور میں ۱۶-۱۷۰ خالی آسامیاں۔ شرائط: بی اے یا بی ایس سی۔

سینئر کیمبرج عمر ۱/۱۲/۵۹ کو ۱۸ تا ۳۰ر الاؤنس کے علاوہ دوران ٹریننگ ۷۰/- روپے ماہوار بطور گارڈ تقرری پر ۱۲۵-۱۰-۱۷۵ گریڈ میں ابتدائی تنخواہ ۱۲۵/- گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ۔ قبائلی و آزاد کشمیر کے امیدواران کے لئے خاص مراعات۔

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ جو ہر ایک بڑے ریلوے سٹیشن سے مل سکتی ہے ۲۶/۱۱/۵۹ تک بنام ڈپٹی جنرل منیجر (پرسونل) این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز آفس۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور۔ (اپ ٹو ڈیٹ ۲۶/۱۰/۵۹) ناظر تعلیم ربوہ

یوم انقلاب کی تقریب پر احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ شہر کا جلسہ

احمدیہ گرلز ہائی سکول شہر سیالکوٹ میں مورخہ ۲/۱۱/۵۹ کو "یوم انقلاب" کے سلسلہ میں عام تعطیل کی گئی۔ اور اس سلسلہ میں ۸ بجے صبح زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ ایک جلسہ منعقد ہوا۔

اس جلسہ میں سکول کی طالبات ممبرات لجنہ اماء اللہ اور سٹاف نے شرکت کی۔ پروگرام جلسہ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ بعد ازاں قومی ترانہ چند طالبات نے خوش الحانی سے پڑھا۔ اور چند طالبات نے نعت خوانی کی۔ جس کو حاضرین جلسہ نے بہت پسند فرمایا۔

سکول کی طالبات نے یوم انقلاب کے موضوع پر تقریریں کیں۔ محترم قاضی علی محمد صاحب نے یوم انقلاب کے موضوع پر طالبات کو مخاطب کیا۔ ان کی تقریر بہت پسند کی گئی۔ صدر صاحبہ نے طالبات اور اساتذہ کو نصائح کیں اور استحکام پاکستان کے لئے مل کر دعا کی۔

اس کے بعد سکول کے بچوں میں کافی مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور رات کو سکول کو بجلی کے بلبوں سے چراغاں کیا گیا۔

ہیڈ مسٹرس احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ شہر

موصیوں کا ریکارڈ مکمل کرنے میں امداد فرمائیں

امراء و صدر صاحبان سے ضروری التماس

دفتر بہشتی مقبرہ کا ریکارڈ اس لحاظ سے بھی ہر وقت مکمل رہنا چاہیئے۔ اور مکمل رکھنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ کہ زندہ موصی اصحاب کی تعداد کتنی ہے۔ اور وفات یافتہ کتنے ہیں۔ لیکن اس جہت سے ہمارا ریکارڈ ایسا نہیں جیسا ہونا چاہیئے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض موصی اصحاب جو بیرونی جماعتوں اور بیرونی مقامات میں وفات پا جاتے ہیں۔ اور جن کو دفن کرنے کے لئے ربوہ نہیں لایا جا سکتا۔ بلکہ وہ مستقل طور پر وہاں ہی دفن کر دیئے جاتے ہیں۔ جہاں ان کی وفات ہوتی ہے ان کے ورثاء اور مقامی عہدہ دار بالعموم ہمیں ان کی وفات کی اطلاع نہیں دیتے۔ اس لئے اُن کو بھی عدم علم کی وجہ سے دفتری ریکارڈ میں زندوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ جو درحقیقت صحیح نہیں ہوتا اور ان کے نام دفتر سے متعلق مطالبات اور اطلاعات جاری ہوتی رہتی ہیں۔ تب بالآخر دیر کے بعد جا کر پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ صاحب تو فلاں سنہ میں فلاں جگہ فوت ہو گئے تھے۔ اور فلاں جگہ مستقل طور پر یا امانتاً دفن ہیں۔ ایسی کئی مثالیں وقتاً فوقتاً دفتر کے علم میں آتی رہتی ہیں ظاہر ہے کہ اس طرح دفتر کا ریکارڈ لازماً نامکمل اور غیر تسلی بخش رہتا ہے۔ جو ایک سقم ہے لہٰذا مقامی جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ یہ ذمہ داری قبول فرمائیں۔ کہ وفات یافتہ موصی اصحاب (جن کو دفن کرنے کے لئے ربوہ نہ لایا جا سکے۔ بلکہ ان کو مقامی طور پر ہی دفن کر دیا جائے) کی وفات کی اطلاع مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جلد تر دفتر بہشتی مقبرہ کو دے دیا کریں۔

(۱) متوفی یا متوفیہ معہ ولدیت یا زوجیت۔ (۲) نمبر وصیت (۳) سکونت (۴) تاریخ وفات (۵) کتنا عرصہ اور کس عارضہ میں بیمار رہے (۶) کہاں دفن کیا گیا (۷) مستقل یا امانتاً (۸) نام وارث (معہ پتہ) جس کے ساتھ خط و کتابت کی جا سکے۔

اُمید ہے کہ امراء و صدر صاحبان خود اپنی زیر ہدایت دفتر کو یہ ضروری کوائف ایسے مواقع پر دے کر ممنون فرمایا کریں گے۔ اور ورثاء پر اس بات کو نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ اس وقت وہ صدمہ خوردہ اور پریشان ہوتے ہیں۔ اور اس وجہ سے اگر ان کی طرف سے اطلاع دیر سے ملے یا بالکل بھی نہ ملے تو تعجب نہیں۔

اس وقت بھی جن احباب کے علم میں کوئی وفات یافتہ موصی ہوں۔ جو مستقل طور پر بہشتی مقبرہ ربوہ سے باہر کسی دوسری جگہ دفن ہوں۔ تو وہ احباب ان کے اسماء سے مندرجہ بالا کوائف کے ساتھ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

اعانت الفضل

۱۔ جماعت احمدیہ وزیر آباد نے مبلغ پانچ روپے بذریعہ مکرم فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید بطور اعانت الفضل کے لئے بھجوائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اس رقم کے عوض میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا گیا ہے۔

۲۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب پراچہ جنرل منیجر یونائیٹڈ بس گروپ اے سرگودھا نے مبلغ پچاس ۵۰/- روپے اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔ تاکہ ان کی طرف سے دس مستحق احباب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مکرم پراچہ صاحب کو ہر قسم کی دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

۳۔ مکرم قریشی منظور احمد صاحب ٹائمپ کارز چوک نسبت روڈ کے صاحبزادہ لطیف احمد صاحب قریشی نے امسال بی ایس سی کا امتحان پاس کیا ہے۔ قریشی صاحب مکرم نے اپنے لڑکے کی اس کامیابی کی خوشی میں ایک روپیہ بطور اعانت الفضل ارسال کیا ہے۔

احباب دعا فرماویں۔ کہ قریشی صاحب کے لڑکے کی یہ کامیابی آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین ثم آمین

۴۔ مکرم قاضی غلام نبی صاحب جڑانوالہ نے اپنے ایک مقدمہ سے باعزت بری ہونے پر مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ ہر شر سے محفوظ رکھے۔

(مینیجر الفضل)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمادیں۔

نمبر ۱۵۴۶۸ میں عبد العزیز ولد فتح محمد قوم ملانیں پیشہ دوکانداری عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن مرالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس $\frac{۵}{۵۹}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

مجھے مشرقی پنجاب میں چھوڑی ہوئی جائیداد کے عوض میں ۱۶ ایکڑ زرعی زمین موضع خود ڈاکخانہ کاموکی تحصیل وضلع گوجرانوالہ میں الاٹ ہوئی ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسیطرح ایک پختہ مکان اور ایک پختہ دوکان واقع موضع مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات متروکہ غیر مسلم میرے قبضہ میں ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ میں ایک دوکان کا کام کرتا ہوں۔ جس سے بیش وکم چالیس روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تا زلیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ جو میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کردوں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ عبد العزیز بقلم خود

گواہ شد:۔ شاہ محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

گواہ شد:۔ منتلی خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

نمبر ۱۵۴۶۹ میں رحیم بخش ولد کرم الٰہی قوم چوہان پیشہ تجارت عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۵۱ء ساکن مرالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{۵}{۵۹}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد پختہ مکان واقع موضع مرالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً چار ہزار روپیہ ہوگی۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ میں معمولی تجارت کرتا ہوں۔ جس سے بیش وکم ساٹھ ستر روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تا زلیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی اور روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ بقلم خود رحیم بخش ولد کرم الٰہی

گواہ شد:۔ شاہ محمد مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

گواہ شد:۔ بقلم خود منتلی خان ولد عمر بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

نمبر ۱۵۴۷۰ میں منتلی خان ولد عمر بخش قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمینداری وتجارت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۲۸ $\frac{۱۲}{۵۴}$ ساکن مرالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ $\frac{۴}{۵۹}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زرعی زمین اعلیٰ اداونیٰ ۱۴ ایکڑ واقع موضع مرالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ہے۔ جس کی صحیح قیمت اٹھارہ ہزار پانچصد روپیہ ہے اور اسی گاؤں میں ایک پختہ مکان بمع احاطہ موجود ہے جسکی صحیح قیمت چار ہزار ہے اس کل جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں:۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۴۔ میں وقتاً فوقتاً معمولی تجارت بھی کرلیا کرتا ہوں لہٰذا میں اقرار کرتا ہوں کہ جب کبھی مجھے ایسی تجارت سے منافع ہوا کریگا۔ تو میں تازلیست باقاعدہ اس کا دسواں حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ بقلم خود منتلی خان ولد عمر بخش

گواہ شد:۔ بقلم خود شاہ محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ بقلم خود سعی محمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرالہ۔

نمبر ۱۵۴۷۱ میں سعی محمد ولد عمر بخش قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمینداری وتجارت عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۵۱ء ساکن مرالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{۵}{۵۹}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زرعی زمین اعلیٰ وادنیٰ چودہ ایکڑ واقع موضع مرالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ہے۔ جس کی صحیح قیمت اٹھارہ ہزار پانچصد ہے ۱۸۵۰۰/- اور اسی گاؤں میں ایک پختہ مکان بمعہ احاطہ موجود ہے جس کی موجودہ قیمت چار ہزار روپیہ ہے ۴۰۰۰/-۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

۴۔ میں گاہے بگاہے معمولی تجارت بھی کرلیا کرتا ہوں لہٰذا میں اقرار کرتا ہوں کہ جب کبھی مجھے ایسی تجارت سے منافع ہوا کریگا۔ تو میں تازلیست باقاعدہ اس کا دسواں حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ بقلم خود سعی محمد ولد عمر بخش

گواہ شد:۔ شاہ محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ بقلم خود رحیم بخش

نمبر ۱۵۴۷۲ میں اللہ رکھی زوجہ مستری محمد اسماعیل صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۷ نومبر ۱۹۴۰ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ $\frac{۴}{۵۸}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت درج ذیل جائیداد ہے۔

بالیاں طلائی وزنی ۹ ماشہ مالیتی -/۱۰۰ روپے اور حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے یعنی کل -/۱۳۲ روپے ہے میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا اللہ رکھی زوجہ مستری محمد اسماعیل صاحب۔

گواہ شد:۔ محمد اسماعیل خاوند موصیہ محلہ نواب دین محلہ باب الابواب ربوہ۔

گواہ شد:۔ مرزا نذیر علی ولد مرزا محمد علی دار الصدر شرقی کوارٹر ۱۲ ربوہ۔

نمبر ۱۵۴۷۳ میں محمد رشید ارشد ولد محمد صدیق مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن جاکے چیمہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ حال نوشہرہ چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت منقولہ غیر منقولہ کوئی نہیں میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت مبلغ ایک سو ایک -/۱۰۱ ہے۔ میں تازلیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مغربی پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد رشید ارشد ولد چوہدری محمد صدیق مرحوم حال نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور

گواہ شد:۔ محمد مسعود ولد محمد الدین بٹ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نوشہرہ ضلع پشاور۔

گواہ شد:۔ سید ولائیت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر دوحایا۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

کرتے ہیں۔

یہ دراصل قرآن کریم کا (preamble) ہے۔ (preamble) قانون کا وہ ابتدائی حصہ ہوتا ہے جسمیں اسکی وجہ نفاذ واجرا اور غرض وغایت بتائی جاتی ہے۔ اس ابتدائی بیان میں بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی روحانی قانون کی وجہ نفاذ واجرا اور غرض وغائیت بیان کردی ہے اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جو تعلیمات آگے بیان ہونے والی ہیں وہ کیسی ہیں سورہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیمات کا خلاصہ بیان فرمایا ہے جسطرح کسی قانون کا خلاصہ چیدہ چیدہ تلے الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہو۔ مگر سورہ بقرہ کے مندرجہ بالا الفاظ میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات کن لوگوں کے واسطے ہیں اور ان تعلیمات کی غرض وغائیت کیا ہے۔

مَیں مزدوروں کے جائز مفادات خطرہ میں نہیں پڑنے دُوں گا

کراچی کے اجتماع میں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا اعلان

کراچی ۵ نومبر۔ صدر مملکت نے مزدوروں کے ایک بہت بڑے اجتماع میں یقین دلایا کہ میں ان کے جائز مفادات کو خطرہ میں نہیں پڑنے دوں گا۔ آپ نے مزدوروں اور مالکوں کو تلقین کی کہ وہ ایک دوسرے کو مخالف کی حیثیت سے دیکھنے کی عادت ترک کر دیں اور ملک کے وسیع تر مفاد کی خاطر ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ آپ نے کہا حکومت کی طرف سے جو اصلاحات نافذ کی گئی ہیں۔ ان میں مزدوروں سمیت سارے ملک کے عوام کا مفاد پیش نظر رکھا گیا ہے

صدر پاکستان کل شام جہانگیر پارک میں پچاس ہزار مزدوروں کی ریلی سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ موسلا دھار بارش کے باوجود مزدوروں نے آج اس جگہ جمع ہو کر نہ صرف اپنے عمل اور بردباری کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ قوم کی فلاح و بہبود کے لئے بڑی سے بڑی سے بڑی سختی جھیلنے کو تیار ہیں۔ اور ملک کے مفاد کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ صدر نے کہا کہ صنعتی تنازعات کا آرڈیننس نافذ ہو چکا ہے جس کے مطابق صنعتی عدالتیں قائم کی جائیں گی مگر میرے نزدیک سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ خود مزدور اور مالک سر جوڑ کر بیٹھ جائیں۔ اور ایک دوسرے کی مشکلات اور مسائل کو سمجھ کر کوئی فیصلہ کریں۔

صدر نے یہ تقریر اُردو میں کی۔ آپ نے کہا حکومت مزدوروں کے مفادات کی پوری حفاظت کر رہی ہے اور بدستور حفاظت کرتی رہے گی۔ حکومت کی طرف سے جو اصلاحات نافذ کی گئی ہیں۔ ان کی غرض و غایت یہ ہے کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ مستفید کیا جائے۔ اور ان کا معیار زندگی بلند کیا جائے۔

.... یہ کام آسان نہیں لیکن حکومت نے اسے اپنا مقصد قرار دے رکھا ہے اور اس کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب مل جل کر دیانتداری اور [illegible] سے کام کریں۔ ہمیں مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ مایوس ہونا آزاد اور خود مختار قوم...

۴:- قوموں کا شیوہ نہیں۔ نہ صرف ہماری بلکہ ہماری آئندہ نسلوں کی خوشحالی کا دارو مدار ہماری اجتماعی ترقی پر ہے۔ اس کے لئے ہم سب کو خندہ پیشانی کیساتھ مشکلات کا مقابلہ کرنے پر تیار رہنا چاہیئے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

۲

مندرجہ ذیل کام کے لئے زیر دستخطی کو نظر ثانی شدہ شیڈیول پر مبنی لیبر اور میٹریل کے نئے شرح فیصد نرخ کے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء کے سوا بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں یہ فارم اس دفتر سے ۱۲ نومبر کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈرز اسی روز سوا بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت مع شرح ٹنڈر	زر ضمانت جو ڈی پی ایم لاہور کے پاس جمع کرانا ہو گا	میعاد تکمیل کام
(۱) شورکوٹ وزیر آباد سیکشن پر آئی او ڈبلیو لائلپور کے سیکشن میں لائلپور اسٹیٹ اینڈ ویسٹ کالونی کی عمارتوں، زمین دوز نالیوں اور سڑکوں وغیرہ کی جنہیں جولائی ۵۹ء کے سیلابوں اور شدید بارشوں سے نقصان پہنچا ہے خصوصی اور مکمل مرمت۔	۴۸۰۰۰/- روپے	۱۵۰۰/- روپے	۴ چار ماہ

(۲) جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اندراج کے ضروری کاغذات یعنی مالی حالت اور تجربہ سے متعلق سندات وغیرہ ہمراہ لا کر ۱۳ نومبر ۵۹ء سے قبل اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

(۳) تفصیلی شرائط نظر ثانی شدہ شیڈیول اور تخمینہ جات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آ کر دیکھے جا سکتے ہیں ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی اور ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہیں ہے۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۳ نومبر ۵۹ء سے قبل ہی جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو شرح فیصد نرخ مکمل ہندسوں میں درج کرنے چاہئیں کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکیں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور

قدرتی گیس برآمد کرنے کے سلسلے میں بات چیت

کراچی ۵ نومبر۔ مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ اور امریکہ کی ایک فرم کے نمائندے مسٹر ٹبسن نے پاکستان کی قدرتی گیس کو سیال شکل میں برآمد کرنے کے سوال پر بات چیت کی جس میں مسٹر ابوالقاسم خاں وزیر صنعت نے بھی حصہ لیا۔

سادہ زندگی اور بچت

(بقیہ صفحہ ۵)

سب کو ایک ہی سطح پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے سادہ زندگی کی یہ تحریک عین اسلامی اصولوں کی بنیاد پر ہے سادہ زندگی کی یہ تحریک مفید اس لئے ہے کہ اس میں اسلامی اصولوں کی پیروی اور تقلید پر زور دیا گیا ہے۔ اسلام سادگی، سچائی اور حسن عمل کا سبق دیتا ہے اور جھوٹی نمود و نمائش انفرادی بڑائی بیجا تکلفات سے باز رکھتا ہے۔ اس تحریک سے ہم اپنی حیثیت کے مطابق سادہ زندگی بسر کریں گے اور اپنے مقام و رتبہ کے مطابق غیر ضروری اخراجات سے باز آ جائیں گے۔ (ماخوذ)

درخواست دعا:- خاکسار کی اہلیہ بوجہ ضعف قلب اور دماغ نمونیہ میں مبتلا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین (میر شفیع دارالصدر غربی ربوہ)